© rasailojaraid.com

پہلی قسط

سفر برطانیہ اور مختلف اجتماعات میں شرکت

عبداللطیف خالد چیمہ (سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان)

میں ۲۸/جون کو برطانیہ کے سفر پر لندن پہنچا تھا۔ لندن میں میرا قیام اپنے چچازاد بھائی عرفان اشرف چیمہ اور گلاسگو میں قدیم جماعتی ساتھی شیخ عبدالواحد کے ہاں ہوتا ہے۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران مولانا قاری محمد عمران خان جہانگیری، گلاسگو میں ہمارے پرانے مہربان اعجاز نسیم اور پھر شیخ راحیل احمد (جرمنی) کے یکے بعد دیگرے رحلت فرما جانے کے بعد برطانیہ کے سفر سے قبل ہی طبیعت بے حد پژمردہ اور مختلف عوارض واحوال کی بنا پر پریشان تھی۔ انتقال فرما جانے والے تینوں حضرات کی بے پناہ محبتیں ہم زندگی بھر بھلا نہیں سکتے۔ لندن قیام کے دوران میرا خاصا وقت عالمی مبلغ ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن باوا کی قائم کردہ ختم نبوت اکیڈمی میں گزرتا ہے۔ جہاں ان کے فرزند اور اکیڈمی کے منتظم جناب سہیل باوا اور ان کا وسیع حلقہ ہمارا دل لگائے رکھتا ہے۔ دوستانہ ماحول اور مشرقی انداز میں اکیڈمی میں مسلم نوجوانوں کو مجتمع رکھنے کے لیے بڑی وسعت پائی جاتی ہے۔ میں ۲۹/جون کو اکیڈمی پہنچا تو جناب عبدالرحمٰن باوا سے ضروری امور پر مشاورت کے ساتھ ساتھ پاکستان اور دنیا بھر میں قادیانی تعداد کے بارے حوالہ جات کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی اور طے پایا کہ قدیم وجدید حوالوں سے محترم باوا صاحب اسی پر ایک مضمون مرتب کریں گے۔ تاکہ قادیانی تعداد کے حوالے سے ایک مستند رپورٹ سامنے آسکے اور قادیانی دنیا بھر میں اس حوالے سے جو مسلسل جھوٹ بولے جارہے ہیں، اس کی حقیقت سے دنیا کو آگاہ کیا جاسکے۔

یکم جولائی کو میں انڈرگراؤنڈ کا ون ڈے کارڈ لے کر ٹرین کے ذریعے محترم باوا صاحب کے ہمراہ کلیپ ہم جنکشن کے علاقے میں خانقاہ سراجیہ اور والد گرامی مرحوم (حافظ عبدالرشید) سے تعلق رکھنے والے قمر عبدالعلیم اور ان کے عزیز محمد عباس کی ضیافت میں شرکت کے بعد ہم نے ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری کے ہمراہ حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کی خدمت میں حاضری دی۔ مولانا سنبھلی کے ہاں اس سے پہلے سالوں میں ہمیشہ حاضری قاری جہانگیری مرحوم کے ساتھ ہوتی رہی۔ اکثر مجالس میں ہم نے بزرگوں اور دوستوں سے تعزیت کا اظہار بھی کیا اور تعزیت وصول بھی کی۔ مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی سے ملاقات بجائے خود ایک نشست کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے اور میں اپنے مزاج کے مطابق بولنے کی بجائے سننے کو ترجیح دیتا ہوں اور دینی واجتماعی حوالوں سے ان کی انتہائی مفید گفتگو کو دماغ کی ٹیپ میں محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اُن کا کہنا تھا کہ طعن وتشنیع کے لیے نہیں بلکہ تجزیئے کے لیے از حد ضروری ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہم جائزہ لیں کہ تقسیم برصغیر کے مقاصد سے مسلسل انحراف کی اصل وجوہ کیا ہیں؟ وہ فرمانے لگے کہ احرار جرأت واستقامت کا نام تھا۔ آپ حضرات کو اپنا مؤثر کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا سنبھلی اور مولانا منصوری نے ان حوالوں سے دینی سیاست کا مناسب تنقیدی جائزہ لیا جو اصولاً قرینِ قیاس تھا۔ میں نے عرض کیا کہ آج کے دور میں کام کو بڑھانے کے لیے جن وسائل کی ضرورت ہے، عموماً وہ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ ''پرائے'' وسائل سے کام کو بڑھا کر اپنا کنٹرول ختم ہو جاتا ہے اور مقصدیت مفقود ہو جاتی ہے۔ اس پر مولانا سنبھلی نے فرمایا کہ حلال وحرام کی تمیز قائم رکھتے ہوئے ہم مکلّف بھی اسی کے ہیں کہ جو بس میں ہو سکے، کیا جائے اور آلائشوں سے لازماً دور رہا جائے۔

۳؍جولائی کو ختم نبوت اکیڈمی فاریسٹ گیٹ لندن میں نمازِ جمعۃ المبارک سے قبل حسب سابق عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ ۴؍جولائی کو ہم سہیل باوا صاحب کی معیت میں خالد محمود، کامران بھائی، خرم، رضوان اور دیگر نوجوان ساتھیوں کے ہمراہ آکسفورڈ پہنچے۔ ہم کل آٹھ ساتھی تھے اور یوں لگ رہا تھا کہ جیسے یہ کوئی ختم نبوت کا چلتا پھرتا قافلہ ہے کہ جہاں پڑاؤ ہو جائے بات تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کی ہوتی ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومستی کے واقعات سنائے جاتے ہیں۔ آکسفورڈ میں اسعد صاحب ہمارے میزبان تھے اور سہیل باوا نے مدینہ مسجد میں مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کے حوالے سے میری گفتگو کا اہتمام کر لیا۔ چنانچہ عشاء کے قریب ہم آکسفورڈ سے روانہ ہو کر رات گئے برمنگھم کے قریب وُل وَدہمٹن پہنچے، جہاں باوا صاحب کے معمر عزیز محمود جیوا اور ان کے اہل خانہ نے اس پورے قافلے کی جس خوش طبعی سے میزبانی کی، اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

۵؍جولائی کو ہم نے برمنگھم میں وقاص محمود، افتخار الرشید، عدیل اکرم اور ہارون راشد کے ہاں ناشتہ اور آرام کیا اور ظہر کے بعد مولانا امداد الحسن نعمانی کی میزبانی میں ختم نبوت ایجوکیشن سنٹر میں منعقد ہونے والی مشہور ''عظمتِ صحابہ کانفرنس'' میں شرکت کے لیے روانہ ہو گئے۔ تقریباً دو کنال پر محیط یہ جگہ چند سال قبل مولانا نعمانی نے بڑی تگ ودو کے بعد خریدی تھی جو گرین لین بوزلے گرین کے علاقے میں واقع ہے۔ اس کی اہمیت اس وجہ سے اور زیادہ ہو جاتی ہے کہ اس کے بالکل قریب البرکت مسجد کے نام سے تقریباً ۸ کنال رقبے پر قادیانیوں نے اپنا ''معبد'' قائم کر رکھا ہے۔ مولانا نعمانی، مولانا اکرام الحق خیر، مولانا محمد قاسم اور دیگر رفقاء کرام کے ہمراہ اس مرکز کو بڑی محنت سے آباد کرنے کے لیے لگے ہوئے ہیں۔ ہر سال کم وبیش اِنہی دنوں میں یہاں سالانہ عظمتِ صحابہ کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور اس میں پاکستان سمیت دیگر ممالک کے علماء کرام بھی شرکت کرتے ہیں جہاں کئی حضرات سے ملاقات ومشاورت کا موقع مل جاتا ہے۔ اس دفعہ دیگر حضرات کے علاوہ مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ سے بھی مدتوں بعد ملاقات ہوئی۔ سید عبدالرحمٰن شاہ، جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ نسبتی ہیں اور ایک عرصے سے لیسٹر کی مسجد میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بیمار ہونے کے باوجود انتہائی خوش طبعی اور خندہ پیشانی سے ملے اور ملاقات میں ہم نے پرانی یادوں کو تازہ کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گرمیوں میں یہاں ظہر تا عصر میں کم و بیش چھ سات گھنٹوں کا فرق ہوتا ہے، اس لیے ظہر کے بعد طویل دورانیے والے اکثر اجتماعات پوری آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ کانفرنس کی صدارت مولانا محمد حسن اور ڈاکٹر اختر الزماں غوری نے کی، جبکہ ڈاکٹر علامہ خالد محمود، مولانا عبدالحنان، قاضی خلیل الرحمٰن بالاکوٹی، صاحبزادہ خالد محمود قاسمی، مفتی حفظ الرحمٰن بنوری، مفتی فخر الدین، قاری تصور الحق، مولانا محمد اقبال قادری، سید سلمان گیلانی، قاری محمد حنیف شاہد، قاری ابرار حسین شاہ، طاہر بلال چشتی سمیت دیگر مقررین نے خطاب و شرکت کی۔ راقم الحروف نے جو معروضات پیش کیں اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تاریخی نہیں قرآنی شخصیات ہیں۔ تاریخ کا جھوٹا سہارا لے کر ان نفوسِ قدسیہ پر تنقید کرنے والے دراصل قرآن و سنت اور توحید و ختم نبوت کو ہی متنازعہ بنانا چاہتے ہیں۔ اسلام کو سب سے زیادہ نقصان منکرین ختم نبوت اور منکرین صحابہ نے پہنچایا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کی روشنی میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر سیدنا حضرت وحشی بن حرب اور سیدنا مروان بن الحکم (رضی اللہ عنہم) تک تمام کے تمام صحابہ حق پر تھے اور ستاروں کی مانند ہیں۔ ہم جس صحابی کی بھی پیروی کریں گے، وہ ہمیں جنت میں لے جائے گی۔ امت کے لیے خلافتِ صحابہ اور صحابہ کرام آئیڈیل ہیں۔ ان کو نشانۂ مشق بنانے والے دراصل عبداللہ ابن سبا کے مذموم عزائم کی تکمیل چاہتے ہیں۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرانے کے لیے قادیانی گروہ پوری طرح سرگرم ہے۔

۱۹۸۴ء میں قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعے پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ کو فراہم کیے گئے۔ مالاکنڈ اور سوات میں ہونے والا آپریشن یک طرفہ اور ظالمانہ ہے اور پاکستانی حکمران امریکی و یہودی مفادات کے تحت پاکستان میں اسلامائزیشن کی تحریک کو آگے بڑھنے سے روک رہے ہیں۔ امریکی مفادات کے ذریعے اپنی مرضی کے رہنما، لیڈر اور طالبان کھڑے کیے جا رہے ہیں۔ قوم کو اس دھوکے سے ہوشیار رکھنے کی ضرورت ہے۔

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com